سوال

(118) کیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ۴۰ سال تک عشاء کے وضوء سے نمازِ فجر ادا کی تھی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ۴۰ سال تک عشاء کے وضوسے فجر کی نماز ادا کی تھی؟

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی شہرآفاق تصنیف ''البِدَایۃوَالنِّھَایَۃ'' میں رقمطراز ہیں کہ : ''آپ چالیس سال تک عشاء کے وضوسے صبح کی نماز ادا کرتے رہے۔ (البدایۃ والنھایۃ : ۱۰/۵۴۶)

جب کہ علامہ ناصر الدین البانی اپنی کتاب ''نمازِ نبوی''میں فرماتے ہیں : ''امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ چالیس سال تک عشاء کے وضوسے فجر کی نماز ادا کرتے رہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔''

اس کے علاوہ علامہ فیروزآبادی نے ''الرَّدُّعَلَی الْمُعتَرِضِ''میں اس کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے اس کو واضح جھوٹ قرار دیا ہے۔ (نمازِ نبوی، ص : ۱۲۵)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں قصہ ہذا بالکل من گھڑت ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ مولانا عبدالحی مرحوم نے بھی قصہ ہذا کو 'اِقَامَۃُ الْحُجَّۃ' میں ذکر کیا ہے، لیکن بے بنیاد ہے۔ ویسے بھی انسانی ضروریات کے پیش نظر اس کا وقوع ناممکنات میں سے ہے۔ نبی ﷺ سے صحیح مسلم وغیرہ میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے ایک دفعہ ایک وضوسے پانچ نمازیں ادا کی تھیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استعجاب (تعجب) کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس فعل کو جان بوجھ کر کیا ہے۔ مقصودامت پر اظہار سہولت تھا۔

حضرت عبدا بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا : کہ ''تیری جان کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے اور تیرے اہل خانہ کا تجھ پر حق ہے۔ قصہ ہذا اس کے منافی ہے۔ پھر تین وہ اشخاص جن میں سے ایک نے کہا تھا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا، دوسرے نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں رات بھر نہیں سوؤں گا۔ نبی ﷺ نے ان کے اس عزمِ نیکی کو پسند نہیں فرمایا۔ جواباً فرمایا : میں سب سے زیادہ متقی پرہیز گار ہوں۔ میں سوتا بھی ہوں اور جاگتا بھی۔ روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی۔ اس طرح میں نے کئی نکاح بھی کیے ہیں۔ 'فَمَن رَغِبَ عَن سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی' صحیح البخاری، بَابُ التَّرغِیبِ فِی النِّکَاحِ، رقم : ۵۰۶۳

''جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ مجھ سے نہیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مختلف فرائض کی ادائیگی کے لیے آپ ﷺ نے اوقاتِ کار کو تقسیم کیا ہوا تھا۔ بفرضِ صحت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قصہ صریحاً اس حدیث کے خلاف ہے۔ اس طرح سے کئی قسم کے حقوق کا ضیاع (ضائع ہونا) لازم آتا ہے جو عقل و دانش کے منافی فعل ہے۔

لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں ہمارا حسنِ ظن یہ ہے کہ وہ اس قسم کے وضعی اور من گھڑت قصوں سے مُبرّا تھے۔ ''علی رؤس الاشہاد'' (واضح طور پر) ان کا اعلان ہے۔

'إِذَا صَحَّ الحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي' (میزان الکبریٰ)

''صحیح حدیث ہی میرا مسلک ہے۔''

توقع ہے کہ اصلاً امام صاحب کا مسلک و عمل بھی اسی کے مطابق ہوگا جو کچھ احادیثِ بالا میں ذکر ہوا ہے۔ (وا   تعالیٰ اَعلم وعلمہ اَتم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 145

محدث فتویٰ